سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل تمام دن حضور کو بے چینی رہی۔ نیز کئی روز سے جسمانی ضعف کی جو شکایت ہے وہ بدستور چل رہی ہے۔ اس کے علاوہ اعصابی ضعف بھی ہے ٭

لہٰذا احباب خاص طور پر نہایت تضرع اور عاجزی سے دعاؤں میں لگے رہیں ٭

درخواست دُعا

ربوہ ۱۸ ستمبر۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں ٭

دورۂ مشرقی پاکستان اور احباب سے دعا کی درخواست

— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب —

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے خاکسار ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ہفتہ عشرہ کے لئے مشرقی پاکستان کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ یہ دورہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور سفر و حضر میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین والسلام

مرزا ناصر احمد

صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسا اوقات دُعا اور اس کی قبولیت کے درمیانی زمانہ میں ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں

سعید الفطرت اِن ابتلاؤں میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے

"غرض ایسا ہوتا ہے کہ دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کیلئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا۔ اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کبھی خیال بھی نہ کرنا چاہیئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالےٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک امر کیلئے دعا کرتا ہے مگر وہ دعا اس کی اپنی ناواقفی اور نادانی کا نتیجہ ہوتی ہے یعنی ایسا امر خدا تعالےٰ سے چاہتا ہے جو اس کیلئے کسی صورت سے مفید اور نافع نہیں ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی دعا کو رد نہیں کرتا لیکن کسی اور صورت میں پورا کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک زمیندار جس کو ہل چلانے کے لئے بیل کی ضرورت ہے وہ بادشاہ سے جا کر ایک اونٹ کا سوال کرے اور بادشاہ جانتا ہے کہ اس کو بیل دینا مفید ہوگا اور وہ حکم دے دے کہ اس کو ایک بیل دے دو وہ زمیندار اپنی بیوقوفی سے کہہ دے کہ میری درخواست منظور نہیں ہوئی تو اس کی حماقت اور نادانی ہے لیکن اگر وہ غور کرے تو اس کے لئے یہی بہتر تھا اسی طرح پر اگر ایک بچہ آگ کے سرخ انگارے دیکھ کر ماں سے مانگے تو کیا مہربان اور شفیق ماں یہ پسند کرے گی کہ اس کو آگ کے انگارے دے دے غرض بعض اوقات دعا کی قبولیت کے متعلق ایسے امور بھی پیش آتے ہیں جو لوگ بے صبری اور بدظنی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی دُعا کو رد کرا لیتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء)

ضروری تحریکِ دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کئی روز سے کافی خراب ہے۔ پہلے خون کا دباؤ کافی بڑھ گیا تھا اس کو تو آرام آگیا مگر عام کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہو گئی۔ اس کے بعد سے حالت بدستور ویسی ہی چل رہی ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے ٭

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۹ ستمبر ۶۳ء

احمدیوں کے خلاف ایک ناواجب بیان

ایک لاہوری ہفت روزہ نے اپنی اشاعت ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء کا اداریہ "قدرت اللہ شہاب" کے زیرِ عنوان لکھا ہے۔ اس میں مدیر محترم رقمطراز ہیں:۔

"ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ حکومت افسروں کو تبدیل کرنے کے بارے میں خود مختار ہے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ کوئی افیسر کسی محکمہ کے لئے ناگزیر ہے۔ صدر کی منشاء مرضی پر ہے وہ جسے چاہیں جہاں رکھیں اصل چیز ملک و قوم اور ان کا مفاد ہے"
(چٹان ۹/۶۳-۲ ص ۳)

یہ کتنا اچھا وعظ ہے جو معاصر نے فرمایا ہے۔ یعنی

"اصل چیز ملک و قوم کا مفاد ہے"

ہمیں ذاتی طور پر خود حکومت کے اس اختیار پر کہ وہ جس کو چاہے جہاں رکھے کوئی اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں اور معاصر سے بھی کہیں بڑھ کر بلکہ سنجیدگی کے ساتھ ہم حکومت کے کاروبار پر اصولاً بجا و بیجا نکتہ چینی سے الگ رہنا چاہتے ہیں کیونکہ حکومت کے کاروبار سے ہمیں سوا ایک امن پسند شہری کے اور کوئی تعلق سیاسی قسم کی پارٹی بازی کا ہرگز نہیں ہے۔ ہمارا مطمح نظر صرف تجدید و احیائے اسلام ہے اور ہم صرف اسی مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اس لئے بطور ایک جماعت کے ہمیں حکومت کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کی بھی ضرورت نہیں ہم اس کو تضیع اوقات تصور کرتے ہیں۔

اس کے باوجود ہم پاکستانی شہری ہیں اور بطور پاکستانی کے تمام وہ حقوق و فرائض رکھتے ہیں جو ایک پاکستانی شہری کو قانوناً حاصل ہیں۔ ہم نے پاکستان کے حصول اور اس کے استحکام میں بفضلِ خدا دوسرے مسلمانوں سے بڑھ کر نہیں تو ان سے کسی طرح کم حصہ نہیں لیا۔

اس کے باوجود یہ امر کتنا حیرت انگیز ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے قیامِ پاکستان کی سخت مخالفت کی ہے اور آج جبکہ پاکستان معرضِ وجود میں آگیا ہے انہوں نے ہمیشہ تخریبی عناصر کا ساتھ دیا ہے وہی لوگ چاہتے ہیں کہ حکومت اور عوام کو احمدیوں سے بدظن کیا جائے اور ہمیشہ احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے رہتے ہیں چنانچہ معاصر مذکور نے اپنے اسی اداریہ میں بلاوجہ اور بغیر کسی تقریب کے احمدیوں کے خلاف مندرجہ ذیل زہر چکانی کرنا ضروری سمجھا ہے۔ لکھتا ہے:۔

"سنا ہم نے یہ ہے کہ صدر کے پرسنل سٹاف میں جو لوگ جمع ہیں ان میں تین شخص قادیانی ہیں۔ ان کے پرسنل سیکرٹری ان کے ڈپٹی سیکرٹری اور ایک تیسرے صاحب جو اسی ٹھٹھی کا پتہ ہیں۔ ہم ان کے بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم صدرِ مملکت سے جو اخلاص رکھتے ہیں اس کی بنا پر ہماری یہ خواہش ضرور ہے کہ وہ ان سے باخبر رہیں۔ ہر قادیانی کی پہلی ہمدردی اپنے خلیفہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد کا ہر متبنع خواہ لاہوری ہو خواہ قادیانی اور مشخص کرنے کے لئے ہم انہیں قادیانی ہی کہتے ہیں۔ اصلاً اپنی جماعت، اپنے خلیفہ اپنے گروہ کا وفادار ہوتا ہے یہ کبھی اپنے مرکز سے ہٹتے نہیں، عام مسلمانوں سے انہیں کبھی سروکار نہیں رہا یہ انہیں تفریق کر کے سوچتے ہیں۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ صدر ایوب ان کے نرغہ سے باہر رہیں۔ مبادا وہ لوگ قربان کئے جائیں جو صدر کے دست و بازو رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کو قرب حاصل ہو۔ جن پر مسلمانوں کے سوادِ اعظم کو قطعاً اعتماد نہیں ہے" (ایضاً)

معاصر مذکور نے حالانکہ اسی اداریہ میں اس بات کی کھلی توثیق کرنے کی کوشش کی ہے کہ قدرت اللہ شہاب کی تبدیلی امریکی دباؤ سے ہوئی ہے۔ پاکستان کے سنجیدہ طبقہ کو سوچنا چاہیئے کہ کہاں قدرت اللہ شہاب کہاں امریکہ اور کہاں اس پر لکھتے لکھتے معاصر نے "قادیانیوں" کا ذکر ناحق چھیڑ دیا ہے آخر یہ کیا تُک ہے۔ تُک کے لئے بھی کوئی قرینہ ہونا چاہیئے۔ کیا معاصر بتا سکتا ہے کہ حکومتی کاروبار میں صدر کو شیعہ سُنّی بریلوی۔ دیوبندی۔ احمدی غیر احمدی کا امتیاز ضرور کرنا چاہیئے۔ اور اس کو اپنے مشیر کار فرقہ وارانہ امتیاز کے پیشِ نظر منتخب کرنا چاہیئے اگر یہی بات ہے تو فرقہ بندی کے خلاف نعرہ زنی کے کیا معنی ہیں۔ معاصر کا احمدیوں کے متعلق یہ کہنا کہ

"عام مسلمانوں سے انہیں کبھی سروکار نہیں رہا"

محض جھوٹ اور نہایت گندہ جھوٹ ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یہ معاصر کی صرف اشتعال انگیزانہ تیکنیک ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر ہے ؎

اے دل تو نیز خاطر اینان نگہ دار
آخر کنند دعوئے حبِّ پیغمبرم

احمدیوں نے ہر اسلامی تحریک میں دوسرے مسلمانوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور ہر اہم مہم میں دوسرے مسلمانوں کا پورا پورا ساتھ دیا ہے۔ ہم یہاں صرف دو مثالیں پیش کرتے ہیں (اوّل) ہندوستان میں آریوں نے جب ملکانوں کو شدھ کرنا شروع کیا تو اس وقت احمدی ہی تھے جو مقابلہ کرنے کے لئے آگے بڑھے اور فرقہ وارانہ اختلافات کو پیچھے ڈال دیا چنانچہ ان کی کوشش سے بیس ہزار آدمی اسلام میں واپس ہوئے اور وہ آج تک بھی حنفی ہیں احمدی نہیں (دیکھو الفضل ۹/۱۶ اپریل ۱۹۲۳ء بیان چوہدری نذیر احمد صاحب)۔

دوسری مثال مولانا محمد علی صاحب جوہر کی حسب ذیل تصدیق ہے:۔

"ناشکر گذاری ہو گی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمامتر توجہات بلا اختلافِ عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں یہ حضرات اس وقت تک اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعلِ راہ ثابت ہو گا"

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

اصل بات یہ ہے کہ احمدی کارکن چونکہ اپنی ضمیر کی آواز کے مطابق کام کرتا ہے اور ہر محکمہ میں جہاں احمدی کارکن ہوتا ہے وہ اپنے کارِ منصبی میں بددیانتی نہیں کرتا۔ رشوت نہیں لیتا۔ دفتری کام میں سُستی نہیں دکھاتا۔ نمازیں پڑھتا ہے اور دینداری سے کام لیتا ہے اس لئے لازماً اس کے افسر اس سے خوش رہتے ہیں۔ مگر اس کے خلاف مودودیئے ہوں یا احراری۔ کام چور اور کام کرنے کی بجائے دفتروں میں بھی سیاسی پارٹی بازی کے شوشے چھوڑتے رہتے ہیں اور جس دفتر میں ہوتے ہیں وہاں اندرونی جھگڑے کثرت سے پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ اچھے نہیں سمجھے جاتے۔ الاماشاءاللہ۔ اس لئے عقائد کے اختلافات ابھار کر احمدیوں کو بدنام کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

بے شک ہر احمدی اپنے خلیفہ کا فرمانبردار ہے اور خلیفہ کی فرمانبرداری کا ہی یہ بھی نتیجہ ہے کہ ہر احمدی اپنی حکومت کا وفادار ہوتا ہے کیونکہ یہ خلیفہ کا ہی حکم ہے کہ ہر احمدی کا بطور ایک شہری کے فرض ہے کہ وہ اپنے وطن اپنی حکومت کا وفادار ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو اس امر میں ایک احمدی بھی ایک مودودی اور ایک احراری کی طرح مادر پدر آزاد ہوتا۔ جو احمدی اپنے وطن اور اپنے ملک کی حکومت کا وفادار نہیں وہ احمدی ہی نہیں کیونکہ وہ اپنے خلیفہ کا فرمانبردار نہیں۔ احمدیت کے کچھ اصول ہیں جن کو بے اصول لوگ شاید نہیں سمجھ سکتے ان اصولوں کی خلاف ورزی نہ خلیفہ کرتا ہے اور نہ جماعت کا کوئی دوسرا رکن کر سکتا ہے۔ احمدیوں کی پالیسی تسلیم و رضا ہے نہ کہ انکار و اِبا۔ کوئی احمدی اپنے وطن کا باغی نہیں ہو سکتا۔

آئین پسندی اس کا جزو ایمان ہے۔ وہ قانون سے ایک قدم باہر نہیں رکھ سکتا البتہ وہ سچی بات منہ پر کہنے سے بھی نہیں ڈرتا اور ہر اس معاملہ میں مسلمان تو کیا ہر انسان کی مدد کرتا ہے جو اسلامی اصولوں کے مطابق صحیح اور مفید ہو۔

احمدیت صدق و صفا۔ محبت اور شفقت سے اسلام کی عمارت کو مستحکم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے نہ کہ دشمنی اور عداوت سے غداری اور بغاوت سے اس کو منہدم کرنے کے لئے۔ ایک احمدی ہر انسان کے نیک کام میں شریک اور بہترین مشیر اور اعلیٰ کارکن ہوتا ہے وہ ایمان کو ہر حالت میں ایمان سمجھتا ہے وہ بے ایمانیوں۔ کذب طرازیوں اور اشتعال انگیزیوں کے ذریعہ مسلمانوں میں اپنی اسلام پسندی کا پراپیگنڈہ نہیں کرتا بلکہ اپنے اعلیٰ کردار، صحیح طریق عمل اور صدق ایمان کے ساتھ کام کرتا اور اپنے عقائد کو پیش کرتا ہے +

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب خدا تعالیٰ کی آغوش رحمت میں

فاللہ خیرٌ حافظاً وھو ارحم الراحمین

مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل ربوہ

دسمبر ۱۹۶۲ء کے آخری ایام کا واقعہ ہے کہ میں ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بزرگ صحابی کی ملاقات کے لئے گیا۔ باتوں باتوں میں وہ فرمانے لگے کہ چند روز ہوئے میں رات کو تہجد کے لئے اٹھا تو بین الیقظۃ والنوم مجھے ایک سفید ریش بزرگ جو ہم میں زندہ موجود ہیں ان کی نعش دکھائی گئی۔ ان کے پُر نور چہرہ کو دیکھتے ہی بے اختیار میری زبان پر چند اشعار جاری ہو گئے جنہیں میں نے اسی وقت نوٹ کر لیا۔ میرے اصرار پر کہ وہ اشعار مجھے بھی نوٹ کروا دیں۔ انہوں نے اپنی کاپی سے مندرجہ ذیل اشعار مجھے نقل کروائے ؎

میں بے نصیب رہ گیا پیچھے وہ چل بسے
فرقت کے صدمے سہنے کو رونے کو دور سے
بہتا پڑی ہے سر پہ یہ کیا وا مصیبتا
وا حسرتا کہ خاک شدہ آرزو بسے
پھر سے چلے نسیم یہ گلشن ہو پُر بہار
نغمے ہزار گائے یہ ویرانہ پھر بسے

اس کے بعد دو اور اشعار بھی تھے جن میں سے ایک یہ ہے ؎

بیمار و ناتواں ہیں سہارا تو دل کو ہے
موجود بالشہود ہیں ہم میں وہ خیر سے

بعد کی ملاقاتوں میں میں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ سفید ریش بزرگ کون تھے اس پر ایک دن انہوں نے یہ عہد لینے کے بعد کہ میں اس کا کسی سے ذکر نہیں کروں گا بتایا کہ میں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ وفات پا گئے ہیں۔ یہ بات ایسی تھی جس کا سننا بھی کانوں کو گوارا نہ تھا لیکن بہر حال سننا پڑا اور دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح اسے سینہ و دل کے پردوں میں چھپانا پڑا۔

اتفاق ایسا ہوا کہ چند دن کے بعد حضرت قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کی وفات ہو گئی۔ اس پر انہیں خیال گزرا کہ ممکن ہے اس سے قاضی صاحب ہی مراد ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت میں جو کچھ مقدر تھا وہ پورا ہوا اور حضرت میاں صاحب لاکھوں وابستگان دامن کو بے تاب چھوڑ کر عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس واقعہ پر چند ماہ گزرے تو ۲۵-۲۶ اپریل کی درمیانی شب پونے چار بجے صبح کے قریب مجھے خود ایک رویا ہوا۔ رویا میں مجھے ایسا محسوس ہوا کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں بجسد عنصری زندہ موجود ہیں۔ اتنے میں اچانک یہ وحشتناک خبر مشہور ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتقال ہو گیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی لوگ بڑی کثرت سے حضور کے مکان کے ارد گرد جمع ہونے شروع ہو گئے۔ لوگ وہاں کھڑے ہی تھے کہ یہ اعلان ہوا کہ سب لوگ مسجد میں پہنچ جائیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرائی جائے گی۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں سے چل پڑے۔ کچھ فاصلہ پر ایک بڑی بھاری اور عظیم الشان مسجد ہے۔ اس کے ایک طرف سیڑھیاں ہیں اور دوسری طرف اوپر جانے کے لئے ایک ڈھلوان نما راستہ ہے۔ پہلے میں نے اس کے ڈھلوان نما راستہ کے ذریعہ اوپر چڑھنے کی کوشش کی مگر چڑھ نہ سکا۔ اور میں سیڑھیوں کی طرف چلا گیا وہاں شور مچا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرائی جا رہی ہے میں بھی جلدی سے آگے بڑھا۔ مسجد کے نیچے ایک وسیع کمرہ ڈیٹنگ روم کی طرز کا بنا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک چارپائی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسد اطہر ایک سفید چادر میں ملبوس پڑا ہے۔ اس وقت میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو غور سے دیکھا تو مجھے حیرت ہوئی کہ آپ نے آنکھیں کھولی ہوئی ہیں اور اسی دوران میں آپ نے ایک جمائی بھی لی۔ گویا ابھی سو کر بیدار ہوئے ہیں۔ آپ کا چہرہ مبارک بہت سفید اور نورانی تھا اور آنکھیں بڑی موٹی تھیں۔ سینکڑوں لوگ فاصلہ سے حضور کو دیکھ رہے تھے اور ہزاروں لوگ زیارت کے شوق میں دوڑے چلے آ رہے تھے۔

یہ رویا بھی کسی عظیم الشان بزرگ کی وفات پر دلالت کرتا تھا جس کا انتقال گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتقال ہو گا۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب کی وفات پر جب ہزاروں لوگوں کا اجتماع ہوا۔ اور آپ کی آخری زیارت کے لئے مردوں اور عورتوں کا ایک تانتا بندھ گیا۔ تو اس وقت کا نظارہ دیکھ کر مجھے خواب والا نظارہ یاد آ گیا۔

اس رویا کا یہ حصہ کہ مسجد میں آپ کی زیارت کرائی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں اس سے ربوہ مراد تھا جو ہماری جماعت کا مرکز اور ایک مقدس مقام ہے۔ اور ویٹنگ روم میں آپ کی نعش کا رکھا جانا بتا رہا تھا کہ آپ کی نعش مبارک گھر میں رکھی جائے گی کیونکہ گھر بھی ایک ویٹنگ روم کی ہی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح رویا میں یہ دیکھنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنکھیں کھولی ہوئی ہیں بتا رہا تھا کہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو مر کر بھی زندہ ہوتے ہیں۔ اور جن کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ

لا تقولوا لمن یُقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون

آپ کی آنکھوں کا موٹا دکھایا جانا غالباً برق طفلی بشیر والے الہام کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

بہر حال جو کچھ مقدر تھا وہ ظاہر ہو گیا خود حضرت میاں صاحب کی یہ کیفیت تھی کہ وہ سفر آخرت کے لئے پوری طرح تیار نظر آتے تھے چنانچہ ایک رات (جیسا کہ افراد خاندان میں سے بعض نے بتایا) متواتر آپ کی زبان مبارک پر یہ مصرع الہامی طور پر جاری رہا کہ

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں

اسی طرح آپ کے اپنی صحت کے بارہ میں پریشان کر دینے والے اعلانات اور خاتمہ بالخیر کی دعا کا تکرار اظہار بتا رہا تھا کہ آپ کو اب اپنی کشتی حیات کے لنگر انداز ہونے کا وقت قریب نظر آ رہا ہے۔

آپ کی بیماری کا آغاز در حقیقت جولائی ۱۹۵۵ء سے ہوا ہے۔ جبکہ آپ کو ضعف دل کا ایک شدید دورہ ہوا۔ آپ کو نہایت تشویشناک حالت میں لاہور پہنچایا گیا مگر اسی وقت اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور آپ کو آرام آ گیا۔ لیکن ۱۹۵۵ء کے موسم گرما میں آپ کی طبیعت پھر خراب ہونے لگی۔ بلڈ پریشر بڑھ گیا اور کمزوری بھی زیادہ ہو گئی۔ ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ علاج کے لئے یورپ تشریف فرما تھے۔ حضور نے ایک روز کشفاً دیکھا کہ

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلیپر پہنے ٹہل رہے ہیں اور ہشاش بشاش ہیں اور سوٹی کا ہینڈل پکڑ کر پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا ہے"۔

حضور نے یہ رویا آپ کو ایک خط میں تحریر فرمایا۔ حضرت میاں صاحب نے اس کشف کی تعبیر کرتے ہوئے "الفضل" میں لکھا کہ

"اس کشف میں ہشاش بشاش دیکھنے کی تعبیر تو ظاہر ہی ہے کہ اس سے صحت اور راحت مراد ہے۔ لیکن جو رویا میں سوٹی کا ہینڈل عقب یعنی پشت کی طرف دیکھا گیا۔ اس سے میرے خیال میں یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے اور رسول پاکؐ کے قدموں کے طفیل اس خاکسار کی عاقبت میری اولیٰ سے بہتر ہو گی۔ اور یہی آرزو ہے جس کے لئے میں اپنے احباب سے کئی دفعہ دعا کی تحریک کر چکا ہوں سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعید نہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی رویا کے مطابق اس خاکسار کا انجام بخیر ہو اور بقیہ زندگی گزشتہ زندگی سے زیادہ خادمانہ رنگ میں اور زیادہ بابرکت طریق پر گزرے۔ وذالک ظنی باللہ وارجوا من اللہ خیراً"

(الفضل ۲۵ اگست ۱۹۵۵ء)

اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ اس رویا کے بعد پورے آٹھ سال تک اس نے آپ کو پہلی زندگی کے مقابلہ میں بہت زیادہ شاندار اور بابرکت کام کرنے کی توفیق بخشی۔ خصوصیت کے ساتھ حضرت صاحب کی لمبی علالت کے دوران آپ نے جماعتی کاموں کو جس عمدگی کے ساتھ سر انجام دیا۔ اور جس خوبی سے آپ نے نگرانی کے فرائض سر انجام دیئے وہ ایک ظاہر و باہر امر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی ان مساعی کو نوازا اور اس نے آپ کے کاموں میں غیر معمولی برکت ڈالی اور ہر وہ معاملہ جس میں آپ نے اپنا ہاتھ ڈالا۔ اسے خیر و خوبی سے انجام تک پہنچایا۔ حضرت صاحب کی بیماری کے دوران سب سے پہلے غیر مبائعین نے فتنہ اٹھایا اور ہمارے امام کی علالت پر انہوں نے سخت زہر چکانی کی۔ اس فتنہ کی سرکوبی کا کام خدا تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب سے لیا۔ اور آپ کی زیر ہدایت ہی اس فتنہ کا مقابلہ کیا گیا اور اس کا قلع قمع ہوا تھا۔

پھر کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

کی شکل میں نمودار ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نگرانی میں جماعت کو اس بارہ میں بھی اپنے جذباتِ غیرت کا اس طرح برملا اظہار کرنے کی توفیق بخشی کہ آخر گورنمنٹ نے اپنی غلطی محسوس کرکے کتاب کی ضبطی کے احکام واپس لے لئے۔ غرض حضرت صاحب کی بیماری کے ایام میں جو فتنے اٹھے آپ کا وجود ان کے دفاع کے لئے ایک مضبوط چٹان ثابت ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی تدبر اور فراست سے کام کرنے اور جماعت کی صحیح راہنمائی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت تین سال متواتر مجلس شوریٰ کی صدارت کے فرائض بھی سرانجام دئے۔ یہ فرائض آپ نے کس شان سے ادا کئے اس کا اندازہ رپورٹ ہائے مشاورت کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ کے سینکڑوں ارشادات رپورٹ ہائے مشاورت میں محفوظ ہو چکے ہیں بلکہ مزید خوشی کی یہ بات ہے کہ آپ کی پُرشوکت آواز بھی ریکارڈنگ مشین میں محفوظ کر لی گئی ہے۔

۱۹۶۱ء میں مجلس شوریٰ میں ایک نگران بورڈ کے تقرر کا فیصلہ کیا گیا تھا جو صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید اور وقفِ جدید کے کاموں کی نگرانی کرے اور ان میں باہم رابطہ قائم رکھے۔ اِس بورڈ کی صدارت کے لئے نمائندگانِ شوریٰ کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام منظور فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اِس بوجھ کو بھی اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی تائید سے جماعتی ترقی کے لئے ایسے فیصلہ جات کا نفاذ فرمایا جنہوں نے افراد جماعت میں ایک نئی بیداری اور زندگی کی لہر پیدا کر دی۔ آپ نے اس امر پر بڑا زور دیا کہ مرکز میں اور اسی طرح بیرونی جماعتوں میں بھی درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہونا چاہیئے۔ خصوصاً درس قرآن مجید اور درس احادیث اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ حتی الوسع ہر احمدیہ مسجد میں ضرور جاری ہونا چاہیئے۔ آپ نے بے پردگی اور فیشن پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف بھی پُرزور آواز اٹھائی اور ارشاد فرمایا کہ اگر کسی احمدی خاتون کے متعلق یہ ثابت ہو کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق پردہ نہیں کرتی تو اسے سمجھانے اور ہوشیار کرنے کے بعد اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے اور امراء جماعت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس بارہ میں کڑی نگرانی رکھیں اور نظارت اصلاح و ارشاد اور امور عامہ کے ساتھ تعاون کریں خصوصیت کے ساتھ آپ نے لجنہ اماء اللہ کو اس اصلاح کی طرف بھی زور توجہ دلائی۔ آپ نے فیصلہ فرمایا کہ مشرقی پاکستان میں ہر سال کم از کم دو دفعہ علماء سلسلہ کا ایک وفد جانا چاہیئے جو مختلف جماعتوں کا دورہ کرکے ان میں بیداری پیدا کرے۔ آپ نے تجویز فرمایا کہ لاہور کے مختلف کالجوں میں جو احمدی طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی اخلاقی اور دینی تربیت کے لئے فوری طور پر احمدیہ ہوسٹل کا اجراء کیا جائے اور اس کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو ایک لاکھ روپیہ اپنے بجٹ میں رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے فیصلہ فرمایا کہ ربوہ کے مقیم لوگوں کے لئے عموماً اور مہمانوں کے لئے خصوصاً مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کے ایک رکوع کا روزانہ درس ہونا چاہیئے

آپ نے خدام الاحمدیہ کے تربیتی کورسوں کے اجتماعات کو نہایت مفید قرار دیا اور فیصلہ فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور عہدیدارانِ جماعت کے اجتماعات مناسب مقامات پر وقتاً فوقتاً ضرور منعقد ہوا کریں تاکہ وہ نوجوانوں اور انصار اللہ اور عہدیدارانِ جماعت کی تربیت اور بیداری کا موجب ہوں۔ آپ نے تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حفاظت کے لئے ایک جماعتی تاریخی میوزیم قائم کرنے کا بھی فیصلہ فرمایا اور اس کے لئے ایک کمیٹی قائم فرمائی جو آجکل کام کر رہی ہے۔ آپ نے رشتہ ناطہ کی مشکلات دور کرنے کے لئے ایک کمیشن کا تقرر فرمایا جس کی پُرمغز رپورٹ جماعت کے سامنے آ چکی ہے۔ آپ نے جماعت کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ سینما بینی کے رجحانات کے خلاف موثر قدم اٹھایا جائے اور اس پابندی کو توڑنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ آپ نے جماعت کی اقتصادی ترقی کے لئے زرعی۔ تجارتی اور صنعتی امور سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے بار بار اجلاس منعقد کئے جانے کا بھی فیصلہ فرمایا جس کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔ آپ نے ربوہ میں ایک دارالیتامیٰ قائم کرنے کا بھی ارشاد فرمایا جو محترم بیگم داؤد احمد صاحب کی زیر نگرانی النصرۃ دارالیتامیٰ کے نام سے جاری ہو چکا ہے۔

غرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی زندگی کے آخری حصہ میں پہلے حصہ سے بھی زیادہ شاندار کام کرنے کی توفیق بخشی اور جماعت نے آپ کے علمی اور روحانی فیوض سے بڑا بھاری فائدہ اٹھایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو "مجلسِ انتخاب خلافت" کا صدر بھی نامزد فرمایا ہوا تھا مگر ایک عجیب بات یہ ہے کہ اس قرارداد کے الفاظ حضور نے یہ رکھے تھے کہ

"اگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زندگی میں نئے خلیفہ کے انتخاب کا سوال اٹھے تو مجلس انتخاب خلافت کے اجلاس کے وہ پریذیڈنٹ ہوں گے ورنہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے اس وقت کے سینیئر ناظر یا وکیل اجلاس کے پریذیڈنٹ ہوں گے۔"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۵۶ء ص۱۱)

اِس بات کو سادہ طریق پر یوں بھی بیان کیا جا سکتا تھا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مجلس انتخاب خلافت کے صدر ہوں گے مگر حضور کا تصرفِ الٰہی کے ماتحت یہ الفاظ رکھنا کہ

"اگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زندگی میں نئے خلیفہ کے انتخاب کا سوال اٹھے"

بین السطور ایک مخفی اشارہ اس امر کی طرف تھا کہ آپ اس وقت تک مرفوع الی اللہ ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔

آپ فطرتی طور پر ہر قسم کے نام ونمود کو ناپسند فرماتے تھے اور جلسوں کی صدارت سے بھی گریز کرتے تھے تقریریں کرنا تو بہت دور کی بات ہے لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جب آپ کو کسی جلسہ کی صدارت کرنے یا کسی مجلس کا افتتاح کرنے کا ارشاد فرماتے تو آپ "اطاعتِ امام" کے جذبہ میں سرشار ہو کر اپنی طبیعت اور مزاج کے خلاف اس کے لئے تیار ہو جاتے۔ آپ نے خود ایک دفعہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں ایسے اجتماعوں میں شرکت کا عادی نہیں ہوں اور علیحدہ بیٹھ کر تحریری خدمت بجا لانے یا دفتر میں انتظامی فرائض ادا کرنے پر اکتفا کرتا ہوں مگر اس وقت امام کے حکم کے ماتحت اپنی طبیعت اور مزاج کے خلاف حاضر ہو گیا ہوں۔"

(الفضل ۴ نومبر ۱۹۶۱ء)

غور فرمائیں۔ اطاعتِ امام کا جذبہ آپ میں کس شدت کے ساتھ پایا جاتا تھا کہ ایک امر اپنی طبیعت اور مزاج کے سراسر خلاف ہے لیکن امام کا حکم آتا ہے تو سرِ تسلیم خم ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر رکھی تھی مگر آپ نے اپنے آپ کو کس مقدس عہد کے ساتھ وقف کیا اس کا ذکر آپ نے خود درد صاحب مرحوم کی وفات پر ان الفاظ میں کیا تھا کہ

"جب ہم شروع میں خدا کے ساتھ عہد باندھ کر سلسلہ کی خدمت میں آئے تو میری ہی تجویز پر ہم دونوں نے یہ عہد کیا تھا کہ خدا کی توفیق سے ہم ہمیشہ سلسلہ کی خدمت میں زندگی گذاریں گے اور کبھی کسی معاوضہ یا ترقی یا حق کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ اور میرے لئے انتہائی خوشی اور درد صاحب کے خاندان کے لئے انتہائی فخر کا مقام ہے کہ درد صاحب نے اس عہد کو کامل وفاداری سے نبھایا اور مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کے مقام پر فائز ہو گئے اور میرا انجام خدا کو معلوم ہے گو میں بھی اپنی کمزوریوں کے باوجود خدا کی رحمت کا امیدوار ہوں۔" (الفضل ۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء)

وقف کرنے کو تو سینکڑوں لوگ اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں نوجوان دین کی خدمت بھی کر رہے ہیں مگر سوال تو یہ ہے کہ اپنی ترقی یا حق کے مطالبہ میں یا کسی کام کا معاوضہ طلب کرنے میں کتنے لوگ اس مقام پر فائز ہیں جس مقام پر حضرت میاں صاحب نے اپنے ابتدائے شباب میں ہی قدم رکھا اور سوچیں کہ جس مقدس انسان کی ابتداء اس مقام سے ہوئی اس کا انتہاء کس بلندی پر ہوا ہوگا۔

حضرت میاں صاحب نے مختلف نظارتوں میں بھی کام کیا اور اس شان سے کیا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

"جب ابتدائے ۱۹۲۱ء میں نظارتیں بنیں تو ابتدائی ناظروں میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم اور سید ولی اللہ شاہ صاحب اور یہ خاکسار شامل تھے اور میری اور درد صاحب مرحوم کی عمر اس وقت ستائیس اٹھائیس سال سے زیادہ نہیں تھی مگر ہم نے خدا کے فضل سے حضور کی قیادت میں نظارتوں کے کام کو اس طرح سنبھالا کہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں (ولا فخر) کہ اس وقت کی نظارت آجکل کی نظارت سے بحیثیت مجموعی زیادہ مضبوط اور زیادہ چوکس اور زیادہ متحد تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ مشاورت میں ایک ناظر کی رپورٹ پیش ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بڑی خوشی کیساتھ فرمایا تھا کہ یہ رپورٹ ایسی ہے کہ بڑی بڑی حکومتوں کے تجربہ کار وزیروں کی رپورٹوں کیساتھ مقابلہ کر سکتی ہے۔" (الفضل ۴ نومبر ۱۹۶۱ء)

غرض میاں صاحبؓ نے صف اوّل کے مجاہدین میں کھڑے ہو کر نہایت شاندار طریق پر سلسلہ کی خدمت اور دشمنانِ دین کی مدافعت کا فرض ادا کیا لیکن طبعی قانون کے ماتحت کام کی شدت اور پھر حضرت صاحب کی لمبی بیماری نے آپ کے قویٰ کو مضمحل کر دیا اور گزشتہ سال سے آپ نے متواتر یہ اعلان فرمانا شروع کر دیا کہ اب دوست میرے خاتمہ بالخیر کی دعا کریں چنانچہ فروری ۶۲ء میں آپ نے یہ اعلان فرماتے ہوئے کہ میری عمر اس وقت (۶۹) انہتر سال کے قریب ہے بلکہ قمری حساب سے ۷۰ ستر سال سے اوپر ہو چکی ہے دوستوں سے دعاؤں کی درخواست کی۔ اوّل یہ کہ میرا انجام بخیر ہو۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ مجھے میری کمزوریوں کے باوجود اپنی ذرہ نوازی سے قیامت کے دن اس گروہ میں شامل فرمائے جن کے متعلق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے بعض لوگ حساب کتاب کے بغیر بخشے جائیں گے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس عاجز کو حشر کے میدان میں خدا کے سامنے اپنے حساب کتاب کے لئے کھڑے ہونے کی بالکل طاقت نہیں یا حیی یا قیوم برحمتک استغیث وارجوا منک خیرا یا ارحم الراحمین۔

(الفضل ۲۲ فروری ۶۲ء)

۲۰ مارچ ۶۲ء کے الفضل میں آپ نے پھر اعلان فرمایا کہ

"اس عاجز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تا کہ مقدر زندگی مفید کام اور خدمت دین میں گزرے اور انجام بخیر ہو۔"

نومبر ۶۲ء میں آپ نے دوستوں کو ایک بار پھر آگاہ فرمایا کہ:-

"میں اب قمری لحاظ سے ۷۲ بہتر سال کا ہو گیا ہوں اور یہ عمر بہرحال کمزوری کی عمر ہے اس لئے موجودہ بیماری کی وجہ سے میرے اعصاب اور دل و دماغ پر کافی اثر ہے۔"

(الفضل ۲۱ نومبر ۶۲ء)

مارچ ۱۹۶۳ء میں آپ نے مجلس شوریٰ میں اپنا ایک منذر رؤیا بیان فرمایا جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف ہی اشارہ تھا آپ نے فرمایا

"میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا بڑا صاف خواب تھا اور نہایت نورانی اور پاکیزہ چمکتا ہوا چہرہ آپ ایک آرام کرسی پر یا تخت پوش پر ٹیک لگا کر بیٹھے تھے اور پاؤں ذرا پھیلائے ہوئے تھے آپ کے سامنے ہماری ماموں زاد بہن سیدہ نصیرہ بیگم (جو میاں عزیز احمد صاحب کی بیوی اور ہمارے ماموں میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں) بیٹھی ہوئی تھیں کچھ اور لوگ بھی تھے مگر میں ان کو پہچانتا نہیں صرف ان کو میں نے پہچانا جب میں اندر گیا تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں السلام علیکم عرض کیا بڑا صاف اور چمکتا ہوا چہرہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وعلیکم السلام کہا اور مجھے کہا میاں اب کیا ہو گا ایسا جیسے فکر کا انداز ہوتا ہے گویا کسی آنے والے خطرہ کی طرف اشارہ فرماتے ہیں میں نے اس کے جواب میں عرض کیا اللہ تعالےٰ کا فضل چاہیئے پھر تھوڑی دیر تامل کرنے کے بعد میں نے کہا کہ یہ سب کچھ آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہو رہا ہے۔ بس اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔"

میرے نزدیک اس رؤیا میں آپ کی وفات کی ہی خبر تھی کیونکہ آپ کی وفات سے ہماری جماعت میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے کہ اب ہر شخص کی زبان پر بار بار یہی الفاظ آتے ہیں کہ

"اب کیا ہو گا"

مگر اس کا حقیقی جواب وہی ہے جو حضرت میاں صاحبؓ نے خواب میں دیا کہ

"اللہ تعالےٰ کا فضل چاہیئے"

کیونکہ وہی ہے جو ہر قسم کے خلاء کو پُر کر سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ بعض وجود ایک تعویذ کی حیثیت رکھتے ہیں جن کی وجہ سے بلاؤں اور آفات کا نزول آسمان سے رکا رہتا ہے اور ایسے ہی بابرکت وجودوں میں سے ایک حضرت میاں صاحبؓ کا بھی وجود تھا جو حوادث کی آندھیوں میں ایک پہاڑ کا کام دیتے اندھیروں میں چاند بن کر چمکتے پیاسوں کے لئے علم و عرفان کی بارش بن کر برستے اور ضعیفوں اور ناتوانوں کے لئے ملجا و ماویٰ بن جاتے کتنے حقیقت سے پُر وہ اشعار ہیں جو حضرت جنید بغدادی کی وفات پر ایک مجذوب کی زبان سے نکلے اس نے آپ کی وفات کی خبر سنی تو وہ آپ کی قبر پر آیا اور زار و قطار رونے لگ گیا اور پھر لوگوں نے سنا کہ وہ یہ اشعار گنگنا رہا ہے

واسفا علیٰ فراق قوم
هم المصابیح والحصون
والمدن والمزن والرواسی
والخیر والامن والسکون
لم یتغیر لنا اللیالی
حتی توفاهم المنون
فکل جمر لنا قلوب
وکل ماء لنا عیون

یعنی افسوس کہ موت نے ہم سے وہ لوگ چھین لئے جو روشن چراغ اور مضبوط قلعے تھے۔ وہ علم و عرفان کے شہر، روحانیت کے بادل حوادث کا مقابلہ کرنے میں پہاڑوں کا سا مرتبہ رکھتے تھے وہ زمانہ کے لئے خیر و امن اور سکون کا موجب تھے۔ موت نے انہیں جدا کر دیا۔ تو ہمارے دن بھی راتوں میں تبدیل ہو گئے۔ آج ہمارے دل انگارہ ہیں اور ہماری آنکھیں چشموں کی طرح ابل رہی ہیں۔

حضرت میاں صاحب بھی ایسے ہی بابرکت وجودوں میں سے تھے اور کیوں ایسا نہ ہوتا جبکہ خود خدا نے آپ کو "نبیوں کا چاند" قرار دیا۔ اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ آپ نے ظلی رنگ میں امت محمدیہ کے اولیاء کبار کی طرح کمالات انبیاء سے حصہ پایا۔ لیکن چونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تمام انبیاء کے نام بخشے گئے ہیں اور آپ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مصداق ہیں۔ اس لئے اس کے ایک معنی "مسیح موعود کا چاند" کے بھی ہو سکتے ہیں یہ چاند پورے ستر سال تک دنیا میں ضو فگن رہنے کے بعد ۲ ستمبر ۶۳ء کو غروب آفتاب کے بعد ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور آپ کے انتقال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتقال کی یاد کو پھر تازہ کر دیا۔

ہمارے آقا اور امام نے بھی لاہور میں ہی داعی اجل کو لبیک کہا تھا اور آپ کے جلیل القدر فرزند نے بھی اس مماثلت سے پورا حصہ پایا اور لاہور سے ہی آپ کے جنازہ کو ربوہ لایا گیا۔ منگل کا دن تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتقال ہوا۔ منگل کا دن تھا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا انتقال ہوا اور اب منگل کی ہی رات تھی جس میں حضرت میاں صاحبؓ کا انتقال ہوا اور منگل کا ہی دن تھا جس میں آپؓ کی تدفین عمل میں آئی۔ آنکھیں آپ کی یاد میں آنسو بہا رہی ہیں اور دل آپ کی یاد میں تڑپ رہا ہے اور بار بار وہ فقرات سامنے آتے ہیں جو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے قلم سے ایک دفعہ نکلے کتنے سچے اور حقیقت سے پُر الفاظ ہیں کس درد سے فرماتی ہیں:-

"تسبیح کا ایک ایک دانہ گر رہا ہے اور سب پرانی یادگاریں رخصت ہو رہی ہیں۔ انسان ایک عمر تک نیا ماحول پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی اصل دلچسپیاں اوائل عمر کے عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ ہی وابستہ ہوتی ہیں۔ اخلاقاً ملنے کو ہم سب سے ملتے ہیں مگر اپنا خاص حلقہ جوں جوں کم ہوتا جاتا ہے۔ زندگی کے لطف میں کمی آتی جاتی ہے۔ نئی نسلوں کے اپنے ماحول اور اپنی دلچسپیاں ہیں مگر ہم جب دیکھتے ہیں کہ پرانی زنجیر کی کڑیاں ٹوٹ ٹوٹ کر گرتی جا رہی ہیں تو دل بہت اداس ہونے لگتا ہے"

(الفضل ۸ اگست ۵۵ء)

سچ مچ یہی حقیقت ہے کہ حضرت میاں صاحبؓ کی وفات سے ہمارا دل بہت اداس ہے اور طبیعت میں بڑی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ حضرت میاں صاحب ایام علالت میں شدید بے چین اور مضطرب رہے مگر اب جبکہ انہیں کامل سکون حاصل ہو چکا ہے وہی اضطراب گویا لاکھوں مخلصین جماعت کی طرف منتقل ہو چکا ہے ان کے دل دردمند اور آنکھیں اشکبار ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے احمدیت کا ایک بہت بڑا شہتیر نہ رہا۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کا خود حافظ و ناصر ہو اور اسے ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔

آخر میں میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے چند الفاظ پر ہی اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپؓ نے ایک دفعہ بڑے درد کے ساتھ تحریر فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ اور خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانہ میں کام کرنیوالے دوست آہستہ آہستہ گزرتے جا رہے ہیں اور ہم لوگوں کو جنہوں نے ابتدائی زمانہ یا اس سے ملتا جلتا زمانہ دیکھا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہماری مخصوص مجلس خالی ہوتی جا رہی ہے بیشک نوجوان کارکنوں میں بھی کئی بہت مخلص اور فدائی کارکن ہیں مگر ہر زمانہ کا اپنا اپنا ماحول ہوتا ہے اور دوسرے ماحول میں انسان وہ روحانی لذت اور سرور نہیں پاتا جو اپنے خاص ماحول میں پاتا ہے مگر اس موضوع پر زیادہ لکھنا گویا ایک دکھتی رگ کو چھیڑنا ہے۔ اللہ تعالےٰ گزرنے والوں پر فضل و رحمت کی بارش برسائے اور نوجوان کارکنوں کو ان کا سچا وارث بنائے تا نئے کارکن کسی دن حسرت کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور نہ ہوں کہ ؎

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

(الفضل ۱۶ ستمبر ۵۲ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی المناک رحلت پر

دُور و نزدیک کی احمدی جماعتوں اور تنظیموں کی تعزیتی قراردادیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی المناک رحلت پر جماعت احمدیہ میں شدید غم و حزن کی جو وسیع لہر دوڑ گئی ہے اس کا اندازہ ان بے شمار تعزیتی قراردوں سے لگایا جاسکتا ہے جو پاکستان اور بیرون پاکستان سے ہزاروں کی تعداد میں وصول ہو رہی ہیں۔ اور جن میں سے بعض شائع بھی ہو چکی ہیں۔ ان قراردوں میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے گہرے غم و اندوہ کا اظہار کیا گیا ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت ام مظفر صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے یہ دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحبؓ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ہمیں اس صدمۂ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور اس خلا کو پر کرے۔ جو اس وقت بہ شدت محسوس ہو رہا ہے

چونکہ یہ قراردادیں اتنی کثرت سے موصول ہو رہی ہیں کہ ان سب کی اشاعت کے لئے الفضل میں گنجائش ممکن نہیں۔ اسلئے ذیل میں ان تمام جماعتوں مجالس انصار اللہ۔ مجالس خدام الاحمدیہ۔ لجنات اماء اللہ اور دیگر جماعتی اداروں اور تنظیموں کے نام درج کر دئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اس عظیم سانحہ کے موقع پر تعزیتی قراردادیں الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوائی ہیں۔

۱۔ محلہ دارالصدر غربی ب ربوہ
۲۔ جماعت احمدیہ چک ۹۳ ضلع بہاولنگر
۳۔ جماعت احمدیہ بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان
۴۔ جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم
۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ مظفر گڑھ
۶۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان
۷۔ جماعت احمدیہ ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ
۸۔ لجنہ اماء اللہ حلقہ صدر پشاور
۹۔ مجلس خدام الاحمدیہ چک سکندر ضلع گجرات
۱۰۔ جماعت ہائے احمدیہ تحصیل کوٹلی آزاد کشمیر
۱۱۔ جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم
۱۲۔ جماعت احمدیہ بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ
۱۳۔ مجلس انصار اللہ لوہری والہ تحصیل وزیر آباد
۱۴۔ لجنہ اماء اللہ کھاریاں
۱۵۔ " " گوجر خان
۱۶۔ احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن ملتان
۱۷۔ لجنہ اماء اللہ ملتان شہر
۱۸۔ جماعت چک ۱۷ تحصیل لیہ
۱۹۔ لجنہ اماء اللہ ادرحمہ ضلع سرگودھا
۲۰۔ جماعت احمدیہ تو تیکی ضلع گوجرانوالہ
۲۱۔ جماعت احمدیہ ڈلہ مہر چند ضلع منٹگمری
۲۲۔ جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ
۲۳۔ جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ
۲۴۔ ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر
۲۵۔ لجنہ اماء اللہ دارالرحمت حلقہ ۲ وسطی ربوہ
۲۶۔ دارالنصر غربی ربوہ
۲۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات ربوہ
۲۸۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ
۲۹۔ جماعت احمدیہ پیراں غائب ملتان
۳۰۔ جماعت احمدیہ ڈھڈرانجھا ضلع سرگودھا
۳۱۔ جماعت احمدیہ بھکو بھٹی ضلع سیالکوٹ
۳۲۔ لجنہ اماء اللہ جہلم
۳۳۔ لجنہ اماء اللہ مردان
۳۴۔ لجنہ اماء اللہ بھیرہ
۳۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ گھسیٹ پورہ تحصیل جڑانوالہ
۳۶۔ لجنہ اماء اللہ سرگودھا
۳۷۔ " " پشاور
۳۸۔ " " محمد آباد ضلع تھرپارکر
۳۹۔ " " حلقہ راج گڑھ لاہور
۴۰۔ مجلس انصار اللہ پشاور
۴۱۔ جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر
۴۲۔ جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع مردان
۴۳۔ " " منظفر پور بہار انڈیا
۴۴۔ یونین کونسل ۳۹ احمد نگر ضلع جھنگ
۴۵۔ جماعت احمدیہ مری
۴۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور
۴۷۔ جماعت احمدیہ دیپال پور ضلع منٹگمری
۴۸۔ " " حلقہ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی
۴۹۔ " " رنجا کا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ
۵۰۔ " " لودھراں ضلع ملتان
۵۱۔ جماعت احمدیہ ٹکڑا ۵۸/۳ ضلع لائلپور
۵۲۔ لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی
۵۳۔ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب
۵۴۔ جماعت احمدیہ چک ۱۰۹ نرائن گنج ضلع لائلپور
۵۵۔ لجنہ اماء اللہ گجرات
۵۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان
۵۷۔ جماعت احمدیہ کبیر والہ ضلع ملتان
۵۸۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر
۵۹۔ جماعت احمدیہ بت جوہی ضلع دادو
۶۰۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ
۶۱۔ لجنہ اماء اللہ کراچی
۶۲۔ جماعت احمدیہ جلالپور جٹاں
۶۳۔ لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازیخان
۶۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ چک منگلہ ضلع سرگودھا
۶۵۔ جماعت احمدیہ بدین ضلع حیدرآباد
۶۶۔ جماعت ادرحمہ ضلع سرگودھا
۶۷۔ جماعت احمدیہ چارسدہ ضلع پشاور
۶۸۔ مجلس انصار اللہ کراچی
۷۰۔ جماعت احمدیہ حلقہ دارالصدر غربی الف ربوہ
۷۱۔ زعماء انصار اللہ ربوہ ۔ احمد نگر ۔ چنیوٹ
۷۲۔ جماعت احمدیہ لاجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان
۷۳۔ جماعت احمدیہ چک ۴۸ ضلع بہاولنگر
۷۴۔ جماعت احمدیہ چک ۱۰۹ نرائن گڑھ ضلع لائل پور۔
۷۵۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر
۷۶۔ " " چک ۴۸ ستر شمیر روڈ ضلع لائلپور
۷۷۔ مجلس انصار اللہ ملتان چھاؤنی
۷۸۔ جماعت احمدیہ بانگانوالہ تحصیل نارووال
۷۹۔ جماعت احمدیہ لائلپور
۸۰۔ " " گوکھووال چک ۲۷۶ ضلع لائلپور
۸۱۔ " " دھوعہ ضلع گجرات
۸۲۔ " " ڈھوڑ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
۸۳۔ مجلس انصار اللہ مرکزی سندھ
۸۴۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر
۸۵۔ " " سکھر
۸۶۔ جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور
۸۷۔ جماعت احمدیہ گلی تحصیل تورکوٹ ضلع جھنگ۔
۸۸۔ مجلس ناصرات الاحمدیہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ
۸۹۔ لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان "
۹۰۔ جماعت احمدیہ باٹا پور لاہور
۹۱۔ عملہ احمدیہ فادم تحریک جدید بشیر آباد ضلع حیدرآباد
۹۲۔ جماعت احمدیہ بجرنا پور مغربی بنگال انڈیا
۹۳۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور انڈیا
۹۴۔ جماعت احمدیہ کتھووالی چک ۳۱۲ ضلع لائلپور
۹۵۔ جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر
۹۶۔ " " چک ۱۹۳ مراد ضلع بہاولپور
۹۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ قصور
۹۸۔ لجنہ اماء اللہ قصور
۹۹۔ پراونشل انجمن احمدیہ اڑیسہ انڈیا
۱۰۰۔ مجلس خدام الاحمدیہ دادلیشر ڈویژن
۱۰۱۔ جماعت احمدیہ کیرانوالہ بدلستہ لالہ موسیٰ
۱۰۲۔ " " پنڈدادن خان ضلع جہلم
۱۰۳۔ کسمو (مشرقی افریقہ)
۱۰۴۔ جماعت احمدیہ روہڑی دسکھر
۱۰۵۔ ناصرات الاحمدیہ کھاریاں ضلع گجرات
۱۰۶۔ انجمن احمدیہ جمشید پور صوبہ بہار انڈیا
۱۰۷۔ لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ
۱۰۸۔ جماعت دنیا پور ملتان
۱۰۹۔ " " فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ
۱۱۰۔ جماعت احمدیہ چک منگلہ
۱۱۱۔ جماعت احمدیہ کمپالہ یوگنڈا مشرقی افریقہ
۱۱۲۔ " " قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۱۱۳۔ لجنہ اماء اللہ چنیوٹ
۱۱۴۔ جماعت احمدیہ جالندھر سٹی انڈیا
۱۱۵۔ " " رانچی بہار (انڈیا)
۱۱۶۔ " " اُکھلی مشرقی پاکستان
۱۱۷۔ لجنہ اماء اللہ تیج منیپورہ، لاہور
۱۱۸۔ جماعت احمدیہ چک ۲۸۵ ضلع منٹگمری
۱۱۹۔ ناصرات الاحمدیہ قادیان
۱۲۰۔ جماعت احمدیہ چک ۵
۱۲۱۔ تعلیم الاسلام پرائمری سکول کراچی

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

۱۵۵۔ مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ منجانب والد ماجد حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب مرحوم ۔۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰
۱۵۶۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ننکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ ۔۔۔ ۳۰۰
۱۵۷۔ مکرم بابو اقبال محمد خاں صاحب گوجرانوالہ شہر ۔۔۔ ۳۰۰
۱۵۸۔ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ شہر ۔۔۔ ۳۵۰
۱۵۹۔ مکرم بابو محمد اسماعیل صاحب مختبر دارالصدر غربی الف ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۴۲۱	محترمہ بیگم صاحبہ کرنل بشیر احمد صاحب راولپنڈی	.. — ۱۵ روپے
۴۲۲	احباب جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	.. — ۵۱ "
۴۲۳	دکانداران گولبازار ربوہ بذریعہ سردار عبد الحق صاحب شاگرد واقف زندگی	۶۲ — ۴۲ "
۴۲۴	شیخ محمد صاحب چک ۲۰۸ گ ب ضلع لائل پور	.. — ۱۰ "
۴۲۵	احباب جماعت احمدیہ بدوملہی بذریعہ مکرم خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب	۵۰ — ۱۷ "
۴۲۶	محترمہ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی دارالرحمت شرقی ربوہ	.. — ۱۰۰ "
۴۲۷	مکرم محمد لطیف صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	.. — ۱۰۰ "
۴۲۸	محمد لطیف و محمد اسمٰعیل صاحبان "	.. — ۱۵ "
۴۲۹	مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب سعد اللہ صاحب ضلع گجرات	.. — ۱۰ "
۴۳۰	احباب جماعت احمدیہ دیناج پور مشرقی پاکستان	.. — ۳۵ "
۴۳۱	" " پیر محل ضلع لائل پور بذریعہ مکرم محمد صدیق صاحب	.. — ۱۰ "
۴۳۲	قریشی دین محمد صاحب بنی سرروڈ ضلع تھرپارکر	.. — ۱۰ "
۴۳۳	محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	.. — ۱۰۰ "
۴۳۴	احباب جماعت احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ بذریعہ سردار عبد القادر صاحب	.. — ۱۱ "
۴۳۵	مکرم ایس اے درد صاحب کھلنا مشرقی پاکستان	.. — ۱۰ "
۴۳۸	مکرم ملک طاہر احمد صاحب بذریعہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ۔ ربوہ	.. — ۱۰ "
۴۳۹	انتظار احمد صاحب ابن قاضی کامل دین صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	.. — ۱۰ "
۴۴۰	ماسٹر رحمت اللہ صاحب چک ۸۹ رتن ضلع لائل پور	.. — ۱۰ "

(وکیل المال تحریک جدید)

تعزیتی قرار دادیں

صفحہ ۶ سے آگے

۱۲۲ لجنہ اماء اللہ مدراس
۱۲۳ جماعت احمدیہ چک جھمرہ ضلع لائل پور
۱۲۴ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور
۱۲۵ لجنہ اماء اللہ انور آباد ضلع لاڑکانہ
۱۲۶ جماعت احمدیہ داتہ ضلع ہزارہ
۱۲۷ " " شاہدرہ
۱۲۸ " " چک ۳۰ ضلع منٹگمری
۱۲۹۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ
۱۳۰۔ جماعت احمدیہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ
۱۳۱ مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان
۱۳۲ مجلس انصار اللہ چنیوٹ
۱۳۳ جماعت احمدیہ باغبان پورہ لاہور
۱۳۴ لجنہ اماء اللہ نور نگر فارم سندھ
۱۳۵ انصار اللہ چک ۹ محمود آباد (خانیوال)
۱۳۶ مجلس انصار اللہ چک ۹۱ "
۱۳۷ لجنہ اماء اللہ " " "
۱۳۸ جماعت احمدیہ حویلیاں ضلع ہزارہ
۱۳۹ جماعت احمدیہ محمود آباد چک ۹۱ (خانیوال)
۱۴۰ مجلس خدام الاحمدیہ سکول بازار ربوہ
۱۴۱ مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور
۱۴۲ جماعت احمدیہ چھچھولالی تھلات سٹیٹ
۱۴۳ " " دھیرکے کلاں
۱۴۴ جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ
۱۴۵۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔

درخواست دعا

شیخ فضل احمد صاحب قادیانی کارخانہ بازار لائل پور کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے صحابہ کرام درویشان اور جملہ احباب جماعت سے اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(مولوی عبد العزیز محتسب ربوہ)

اعلان برائے امتحان ناصرات الاحمدیہ

۲۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ناصرات الاحمدیہ کا راہ ایمان کا امتحان ہوگا انشاء اللہ اس امتحان میں ہر احمدی بچی کا شامل ہونا لازمی ہے لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے حلقوں سے زیادہ سے زیادہ ناصرات کو اس امتحان کے لئے تیار کریں سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ کے موقعہ پر ہر دو گروپوں میں اول دوم اور سوم آنے والی لڑکیوں کو انعامات دیئے جائیں گے اس امتحان کے لئے نصاب مندرجہ ذیل ہوگا۔

چھوٹا گروپ راہِ ایمان حصہ اول

بڑا گروپ راہِ ایمان مکمل

راہ ایمان کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اس لئے انگریزی میں بھی امتحان دیا جا سکتا ہے، لجنات کو اردو اور انگریزی کے پرچے مطلوبہ تعداد میں بھجوا دیئے جائیں گے کتابیں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مل سکتی ہیں راہِ ایمان اردو کی قیمت (۱۰/) دس آنے اور انگریزی کی ایک روپیہ ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ الاحمدیہ)

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے متعلق ضروری ہدایات

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ساتھ ہی ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے تا اطفال اپنے خدام بھائیوں کی نگرانی میں بحفاظت مرکز احمدیت میں آئیں اور دینی تربیت حاصل کر کے بخیریت واپس ہوں اس طرح جو بہنیں لجنہ کے اجتماع کے لئے تشریف لائیں گی وہ اپنے ہمراہ بچوں کو بھی آسانی سے لا سکیں گی تا وہ بھی احمدیت کے نور سے حصہ پا سکیں۔

طفل کا سامان:۔ باہر سے تشریف لانے والے اطفال کی رہائش اور کھانے کا انتظام مجلس مرکزیہ کے ذمہ ہوگا البتہ وہ اپنے ہمراہ بستر۔ کاغذ۔ پنسل۔ پلیٹ۔ گلاس۔ زرد رنگ کی ٹوپی اور سفید بنیان ضرور لائیں۔

مقام اجتماع میں داخلہ:۔ مقام اجتماع میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا مجالس میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد سے فوراً اطلاع دیں تا ٹکٹ جاری کرنے کا انتظام بہتر رنگ میں کیا جا سکے۔

علمی مقابلے:۔ اس اجتماع میں تربیتی تقاریر کے علاوہ مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔

(۱) تلاوت و حفظ قرآن مجید (۲) نماز سادہ و مترجم مع آذان (۳) چہل حدیث و ادعیۃ القرآن وادعیۃ حدیث وادعیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) نظم خوش الحانی سے زبانی سنانا۔ (۵) پیغام رسانی۔ (۶) مشاہدہ و معائنہ (۷) بیت بازی از درثمین۔ کلام محمود۔ درعدن (۸) تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان ہوں گے۔ ایک تقریر کے لئے صرف پانچ منٹ دیئے جائیں گے۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک پہلو (ب) احمدی بچوں کی خصوصیات (ج) مسلمان بچوں کے کارنامے (د) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ہ) مجلس اطفال الاحمدیہ کی ضرورت۔ (۹) مضمون نویسی میں شامل ہونے والوں کو نصف گھنٹہ دیا جائے گا۔ اور مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا۔

(الف) دینی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت۔ (ب) ایک مثالی طفل کا روزانہ پروگرام کیا ہونا چاہیئے۔ (ج) اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔ (۱۰) عام دینی معلومات و ذہانت کا ایک پرچہ ہوگا جس میں سب اطفال کی شرکت لازمی ہوگی۔

ورزشی مقابلے:۔ مندرجہ ذیل ورزشی مقابلہ جات ہوں گے۔

۱۔ فٹ بال گروپ (A) (۷ سال سے ۱۰ سال کے اطفال اس میں حصہ لے سکیں گے)
۲۔ فٹ بال گروپ (B) (۱۰ سال سے ۱۴ سال تک کے اطفال اس میں حصہ لے سکیں گے۔)
۳۔ کبڈی گروپ اے۔ (۴) کبڈی گروپ بی (۵) رسہ کشی گروپ بی۔ (۶) اونچی چھلانگ گروپ اے اور بی۔ (۷) لمبی چھلانگ گروپ اے اور بی۔ (۸) دوڑ ۱۱۰ گز و ۴۴۰ گز۔

تفصیلی پروگرام:۔ اجتماع کے تفصیلی پروگرام کا عنقریب اعلان کر دیا جائیگا۔ قائدین اور ناظمین اطفال ہر مقابلہ کے لئے تیاری کروائیں اور پھر بہترین نمائندوں کو یہاں میدان مقابلہ میں بھجوائیں تا وہ اول دوم اور سوم کا درجہ حاصل کر کے انعام جیت سکیں

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● اقوام متحدہ ۱۸ ستمبر۔ کل وینزویلا کے ڈاکٹر کارلوس کوسا روڈریگوئیز کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اٹھارویں سیشن کا صدر منتخب کر لیا گیا وہ اس ممتاز عالمی عہدہ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے جانشین ہیں۔

● کوالالمپور۔ ۱۸ ستمبر ملائیشیا نے انڈونیشیا اور فلپائن سے اپنے سفارتی تعلقات توڑ لئے ہیں تنکو عبدالرحمٰن وزیر اعظم ملائیشیا نے اعلان کیا ہے کہ جکارتا سے سارے سفارتی عملے کو واپس بلا لیا گیا ہے اسی طرح منیلا سے بھی قونصل خانے کے عملے کو واپس آجانے کی ہدایت کر دی گئی ہے آپ نے کہا حکومت فلپائن نے تجویز پیش کی تھی کہ کوالالمپور کی سفارت کا درجہ گھٹا کر قونصل خانے کا درجہ دے دیا جائے لیکن میری حکومت نے یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔

آج کوالالمپور میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا سے اس لئے سفارتی تعلقات توڑے گئے ہیں کہ انڈونیشیا نے بلا وجہ ملائیشیا سے سفارتی تعلقات منقطع کئے ہیں اور فلپائن سے اس لئے تعلقات توڑ لئے گئے ہیں کہ حکومت فلپائن نے کوالالمپور کی سفارت کا درجہ گھٹا کر وہاں قونصل جنرل مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے جو ناقابل قبول ہے۔

● کوالالمپور ۱۸ ستمبر۔ کل صبح ایک ہزار کے قریب نوجوانوں کے مشتعل ہجوم نے انڈونیشی سفارت خانہ پر دھاوا بول دیا تاکہ انڈونیشی عوام کے اس بپھرے ہوئے ہجوم کا بدلہ لیا جا سکے جس نے کل جکارتہ میں ملایا کے سفارت خانہ پر حملہ کر کے عمارت اور سامان کو سخت نقصان پہنچایا تھا ملایا کے مشتعل ہجوم نے پولیس کا گھیرا توڑ کر سفارت خانہ پر خشت باری شروع کر دی ہجوم نے میزوں کرسیوں اور دوسرے ساز و سامان کو توڑ پھوڑ دیا اور فائلوں کی دھجیاں اڑا دیں بعد میں انہیں نذر آتش کر دیا ہجوم نے سفارتخانہ کا پھاٹک توڑ دیا صدر سوئیکارنو کی تصویریں جلا دیں اور دیوار پر کندہ انڈونیشیا کا قومی نشان مٹا دیا مظاہرین نے آگ لگانے والے پٹاخے بھی استعمال کئے جس سے عمارت کا بڑا حصہ جل گیا۔

● جکارتا ۱۸ ستمبر۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ملائیشیا اور انڈونیشیا میں کشیدگی انتہا کو پہنچ گئی ہے کوالالمپور میں انڈونیشی سفارت خانہ کی تباہی کے بعد صورتحال پر غور کرنے کے لئے انڈونیشی کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا ہے سیاسی مبصرین نے انڈونیشیا اور ملائیشیا میں جنگ چھڑ جانے کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔

● لندن ۱۸ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جو کل نیویارک پہنچے تھے ایک بیان میں بتایا کہ میں مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستان کے وفد کی قیادت کریں گے۔ یہ اجلاس آج شروع ہو گیا ہے

● اوٹاوہ (کینیڈا) ۱۸ ستمبر۔ روس نے ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت آئندہ دس ماہ کے دوران کینیڈا سے پچاس کروڑ ڈالر مالیت کی گندم اور گندم کا آٹا خریدے گا کینیڈا کی تاریخ میں گندم کی خرید کا یہ سب سے بڑا آرڈر ہے کینیڈا ۶۳-۱۹۶۲ء کی فصل کی جو مقدار برآمد کرنے والا ہے اس کی دو تہائی روس بھیج جائے گی۔

● کراچی ۱۸ ستمبر۔ کل یہاں تیسرے پہر پاکستان اور روس میں فضائی سمجھوتے کی بات چیت شروع ہوئی جو نصف گھنٹہ جاری رہی یہ بات چیت کراچی کے ہوائی اڈہ پر پی آئی اے کے ہیڈ کوارٹر میں ہوئی روس کی جانب سے روسی وفد کے تین ارکان اور پاکستان میں روسی ناظم الامور نے شرکت کی پاکستان کی جانب سے ڈائرکٹر جنرل شہری ہوا بازی ایئر کموڈور داس۔ پی آئی اے کے مینجنگ ڈائرکٹر کموڈور نور خان اور کمرشل منیجر مسٹر جے ایس مرزا نے شرکت کی۔

● واشنگٹن ۱۸ ستمبر۔ صدر کینیڈی نے کل کانگرس کو اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا کہ امریکی فوجی امداد کا بڑا حصہ مشرق بعید میں کمیونسٹ خطرہ روکنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے یہ رپورٹ فوجی اور اقتصادی دونوں قسم کی امداد کے متعلق تھی صدر کینیڈی نے رپورٹ میں بتایا کہ جنوب مشرقی ایشیا کو امداد کے سلسلہ میں ترجیح دی جا رہی ہے

● کراچی ۱۸ ستمبر۔ ملائیشیا کے چیف آف جنرل سٹاف میجر جنرل عثمان آج بارہ دن کے دورہ پر پاکستان پہنچ رہے ہیں۔

● لندن ۱۸ ستمبر۔ برطانیہ نے ترقی پذیر ملکوں کو نسبتاً آسان شرائط پر قرضے دینے کا فیصلہ کیا ہے حکومت برطانیہ نے کل وائٹ پیپر شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ترقی پذیر ملکوں کو تیس سال کی مدت کے لئے قرضے دئے جائیں گے اور ان کی ادائیگی میں دس سال کی چھوٹ دی گئی ہے اب تک برطانیہ بیس سال کی مدت کے قرضے دیا کرتا تھا اور رعایتی میعاد صرف سات سال تھی۔

● پیکنگ ۱۸ ستمبر چین کی وزارت خارجہ نے ۱۳ ستمبر کو پیکنگ میں بھارتی سفارت خانے کو ایک مراسلہ دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ یکم ستمبر کو بھارتی فوج کے آٹھ سپاہیوں نے لداخ کو عبور کیا تھا۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ بھارتی فوجی جاسوسی کی خاطر چین کی تبہری چو کی حدود میں داخل ہوئے تھے۔ مراسلے میں خبردار کیا گیا ہے کہ بھارتی فوجی مسلسل سرحدی خلاف ورزی کر کے اشتعال انگیز کارروائیاں کر رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا آٹھواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ہر سال مرکز کی ہدایت کے مطابق اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرتی ہے چنانچہ امسال بھی مجلس کا آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰-۲۱-۲۲ ستمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام مالیر نیو گرانڈ ہوٹل منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس اجتماع میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ازراہ شفقت شرکت فرما رہے ہیں۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ اس قسم کے تربیتی اجتماعات اپنے اندر بہت بڑی افادیت رکھتے ہیں اور ان اجتماعات کا انعقاد نونہالان جماعت کے لئے بہت ضروری ہے۔

مجلس کراچی کے لئے بیرونی مجالس کے قائدین و نمائندگان کی شرکت باعث مسرت و عزت ہوتی ہے۔ اسلئے جملہ قائدین مجالس خصوصاً سندھ کی مجالس کے قائدین سے برادرانہ درخواست ہے۔ کہ وہ ازراہ نوازش از خود اپنی مجالس کے کثیر تعداد میں نمائندگان کے ساتھ شرکت فرما کر مجلس کی حوصلہ افزائی فرمادیں۔ کراچی کے تمام خدام و اطفال کی شرکت اس اجتماع میں لازمی ہے۔

تمام احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے اس اجتماع کی کامیابی و کامرانی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے ——— اجتماع میں طعام و قیام کا انتظام مجلس کراچی کے ذمہ ہو گا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

تقریب نکاح

عزیزہ صبیحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب (آف حیدرآباد دکن) کا نکاح ۱۵/۹/۶۳ کو مکرم قریشی عبدالمنان صاحب ابن قریشی عبدالرحمٰن صاحب (آف نیروبی مشرقی افریقہ) کے ساتھ مکرم و محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں مبلغ ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ چونکہ نہ تو محترم سیٹھ صاحب اور نہ ہی محترم قریشی صاحب اس تقریب میں حاضر ہو سکے تھے۔ اس لئے ان دونوں کی وکالت علی الترتیب محترم مرزا طاہر احمد صاحب اور سید عبدالرزاق شاہ صاحب نے کی۔ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم (آف حیدرآباد) کے بڑے صاحبزادے ہیں جو حال ہی میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کا خاندان احمدیت اور اسلام کے ساتھ وابستگی اور اس کی خدمت میں شروع ہی سے بہت پیش پیش ہے ——— احباب سے درخواست ہے کہ فریقین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت اور باعث رحمت ہونے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ عزیزان کو احمدیت اور اسلام کی پرخلوص خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ امۃ الرفیق کے بائیں بازو کی ہڈی کندھے کے قریب کریک ہو گئی ہے جس پر دو مرتبہ پلستر لگایا گیا ہے۔ مگر وہ ٹھیک طور پر اپنے مقام پر قائم نہیں رہتا۔ جس سے بازو میں درد ہوتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ شدید طور پر بیمار بھی ہو گئی ہے۔ ہم سب گھر والے سخت پریشان اور فکرمند ہیں۔ بزرگان جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں عزیزہ کی زندگی اور سلامتی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (سید محمد رفیق دفتر آبادی ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار صاحبان کیلئے ضروری اطلاع

خریدار صاحبان ماہنامہ "انصار اللہ" مطلع رہیں کہ ستمبر ۶۳ء کا شمارہ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا جائے گا یہ ایک خاص شمارہ ہوگا اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ نیز آپ کے وصال کے بعد احباب جماعت پر عائد ہونے والی اہم ذمہ داریوں کے متعلق جماعت کے بعض نامور اہل قلم حضرات کے مضامین شامل ہوں گے اس شمارہ کے لکھنے والوں میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے بھی شامل ہیں۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵